محمد عمر فاروق

جوابِ آں غزل

م۔ش کی قادیانیت نوازی
اور شیخ اعجاز احمد و اولادِ اقبالؒ کی گارڈین شپ

زیرِ نظر مکتوب "مشہور" نوائے وقتی کالم نگار "م۔ش" کے جواب میں ایڈیٹر "نوائے وقت" کو لکھا گیا مگر "جابر سلطان کے سامنے کلمۂ حق کہنے والے" سچائی کے چند بول برداشت نہ کر سکے۔ لیکن حق و صداقت کو اپنے اظہار کے لئے "نوائے وقتوں" کی ضرورت کبھی نہیں رہی اور نہ ہی اس کے ابن الوقت لکھاریوں کی تائید و تصدیق کی کمی محسوس ہوئی ہے۔

فروری ۹۳ء میں قادیانیت زدہ مضمون نگار م۔ش نے علامہ اقبال کے حوالے سے قلم کی جو ابکائی کی ہے یہ اُن کے قدیمی و دائمی "امراضِ خبیثہ" کی علامت جدیدہ ہے۔ ہر چند کہ ادارہ ایسے مرفوع القلم لوگوں کو منہ نہیں لگانا چاہتا لیکن کبھی کبھی ریکارڈ کی درستگی کے لئے مذکورہ قماش کے دریدہ دھنوں کی خبر گیری کرنا از حد ضروری ہو جاتا ہے۔ ایسے دو نہادوں کے لئے جناب محمد عمر فاروق کا یہ "نسخۂ شافی" خاصے کی چیز ہے۔ اُمید ہے کہ اس سے بہتوں کا بھلا ہو گا۔ اللہ کریم ایسے سرطانی مریضوں کو شفائے کاملہ عطاء فرمائے۔ (آمین)

ادارہ

محترمی ایڈیٹر صاحب روزنامہ نوائے وقت لاہور

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ!

گذارش ہے کہ بندہ "نوائے وقت" کا مستقل قاری ہے۔ تاریخ سے گہری شیفتگی کی وجہ سے میں م۔ش صاحب کی یادداشتوں کا بغور مطالعہ کرتا ہوں۔ ریکارڈ کی درستگی کے لئے یہ چند سطور پیشِ خدمت ہیں۔

گر قبول افتد زہے عزو شرف

م۔ش صاحب نے "پدرم دھقان بود" کی ۱۳۷ ویں قسط بابت ۱۲ فروری ۱۹۹۳ء میں "علامہ کے ٹرسٹی" کے عنوان سے چودھری محمد حسین مرحوم کی خدمات پر ایک تفصیلی مضمون رقم کیا ہے۔ لیکن انہوں نے مفکرِ پاکستان علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے ایک واضح مکتوب کے ناقابلِ تردید شواہد کو مبالغہ آمیزی کی حد تک جھٹلانا چاہا ہے۔ میں حیران ہوں کہ اس مضمون میں انہوں نے نجانے کیوں حقائق سے چشم پوشی کرنے کی سعئ ناکام کی ہے۔ شاید یہ اُن کے حافظے کی کمزوری ہے۔ یا درونِ خانہ مصلحتوں کا اظہار بے اختیار! جبکہ انہیں یہ بھی دعویٰ ہے کہ وہ علامہ اقبالؒ کی محفلوں کے رازدار ہیں اور انہیں علامہ کی خدمت کا موقع بھی میسر آیا ہے۔ آخر وہ سچی بات کہنے

سے گریزاں کیوں ہو جاتے ہیں؟ میم۔شین صاحب کے اس ناروا طرزِ عمل کی شکایت میگزین کے انہی صفحات پر ممتاز پنجابی دانشور سید سبط الحسن ضیغم اور جناب احمد محمود سعید میاں بھی کر چکے ہیں۔ محترم م۔ش سے ہماری گذارش ہے کہ اگر وہ مصلحتوں سے دامن چھڑا نہیں سکتے تو خدارا! تاریخ کے اُجلے اوراق کو مسخ نہ کریں۔ حقائق مقدس ہوتے ہیں۔ صداقت اپنے اندر ایک قوت رکھتی ہے۔ جو سچائی کے دامن پر دیدہ دانستہ ڈالے گئے دبیز پردوں کو اتار پھینکتی ہے۔ "نوائے وقت" ایک قومی اخبار اور نظریۂ پاکستان کا مناد ہونے کا دعویٰ بھی رکھتا ہے۔ اس حوالے سے یہ بات "نوائے وقت" ایسے مؤقر جریدے کے شایانِ شان نہیں ہے کہ اس کے صفحات پر روزِ روشن کی طرح واضح حقیقتوں کا مذاق اڑایا جائے۔ اور علامہ اقبال کے کروڑوں عقیدت مندوں کے جذبات مجروح کئے جائیں۔

م۔ش صاحب نے چودھری محمد حسین کی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

"قبلہ چودھری صاحب ان چار افراد میں شامل تھے جنہیں حضرت علامہ اقبال نے اپنے کمسن بچوں کا گارڈین مقرر کیا تھا۔ باقی تین حضرات میں حضرت علامہ اقبال کے برادرِ نسبتی خواجہ صاحب، دوسرے شیخ اعجاز احمد جو شاعرِ مشرق کے سگے بھتیجے اور تیسرے میاں طاہر الدین تھے ۔۔۔۔"

اس مختصر پیراگراف میں انہوں نے شیخ اعجاز احمد کا تذکرہ کیا ہے۔ حالانکہ یہ بات اقبالیات کے ماہرین نے اپنے مکمل دلائل و براہین کے ساتھ واضح کر دی ہے کہ علامہ محمد اقبال نے اپنے بھتیجے شیخ اعجاز احمد کو قادیانی عقائد کی بناء پر اپنے بچوں کی گارڈین شپ سے علیحدہ کر دیا تھا اور سر راس مسعود کو ایک خط میں شیخ اعجاز احمد کی جگہ پر بچوں کی سرپرستی کے لئے لکھا تھا۔ گارڈین شپ سے علیحدگی کی اصل وجہ سامنے لانے کی بجائے م۔ش نے لکھا ہے کہ: "شیخ اعجاز احمد اپنی ملازمت کی ذمہ داریوں میں مصروف تھے"۔ بہرحال یہ وہ حقائق ہیں جو اقبال اکادمی پاکستان کے مجلہ "اقبالیات" لاہور کے جولائی ۱۹۸۷ء کے شمارے میں جناب ڈاکٹر وحید عشرت کے قلم سے سامنے آ چکے ہیں۔ اور پھر ماہنامہ نقیبِ ختمِ نبوت کے اوراق کی زینت بھی بن چکے ہیں۔ یہ تو تھی وہ سچائی جسے پسِ پردہ ڈالنے کے لئے نوائے وقت کا سہارا لیا گیا۔ اب سنیئے مکتوبِ اقبالؒ کی وہ حیرت ناک کہانی جس کے مرکزی کردار چودھری محمد حسین اور شیخ اعجاز احمد تھے۔ یہ مکتوب اس لئے بھی اہم ہے کہ اقبال کے نام نہاد وارث اس خط میں کتر بیونت سے باز نہ آئے۔ اسی لئے خط کا اصل عکس نہ شائع کیا گیا۔ پہلے خط کی اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

لاہور
۱۰ جون ۱۹۳۵ء

ڈیئر مسعود۔ پرسوں آپ کو ایک خط لکھا تھا۔
امید ہے کہ پہنچا ہوگا۔ اس خط میں ایک بات لکھنا بھول گیا۔ جو اب لکھتا ہوں۔
مسٹر ماڈیسن لیز ہیز کے چار
منتخب کئے تھے۔ یہ [illegible] ان دو صاحب منتخب کئے گئے ہیں جو سب کے سب
لاہور کے دفتر میں متعین ہیں۔ نام ان کے حسب ذیل ہیں۔
(۱) شیخ [illegible]۔ یہ پہلا کلرک ہیں۔ جو قریباً [illegible] سال سے
[illegible]۔ (۲) چودھری محمد حسین ایم اے سپرنٹنڈنٹ
پریس برانچ سول سیکرٹریٹ لاہور۔ یہ بھی میرے قدیم دوست ہیں۔ نہایت مخلص مسلمان
(۳) شیخ اعجاز احمد بی اے ایل ایل بی سب جج دہلی۔ (۴) عبدالغنی مرزا۔ جو
پنجاب کی بابت [illegible]۔ اس کی نگرانی میاں امیرالدین [illegible]
[illegible]۔ نمبر (۳) شیخ اعجاز احمد میرا بھتیجا ہے۔ نہایت صالح آدمی
[illegible] دینی عقائد کی رو سے قادیانی ہے۔ مگر مسلم ہے۔ قادیانی [illegible]
مسلمان تمام مسلمان کافر ہیں۔ اس واسطے یہ امر [illegible] مشتبہ ہے کہ آیا ایسا عقیدہ رکھنے
والا [illegible] [illegible]۔ یا یہ [illegible]
[illegible] وہ تمام امور [illegible] باہر رہتا ہے۔ میں یہ [illegible] کہ اس کی جگہ تم کو
منتخب کروں۔ مجھے امید ہے کہ [illegible] کا اعتراض نہ ہوگا۔ یہ درست ہے۔
[illegible] بہت [illegible]۔ لیکن اگر حسب معاملہ ایسا ہوا۔ تو [illegible]
[illegible] باقی [illegible]
[illegible] مسعود [illegible]
[illegible]۔ امید ہے کہ آپ [illegible]
اس کا [illegible] ہے۔ یہ [illegible] کی [illegible]
[illegible] اس کی [illegible] سہولت ہے۔

والسلام
محمد اقبال

لاہور

۱۰ جون ۷ ۱۹۳ء

ڈیئر مسعود!

پرسوں میں نے تمہیں ایک خط لکھا تھا۔ امید ہے کہ پہنچا ہوگا۔ اس خط میں ایک بات لکھنا بھول گیا جواَب لکھتا ہوں۔

میں نے جاوید اور منیرہ کے چار GUARDIAN مقرر کئے تھے۔ یہ GUARDIAN از روئے وصیت مقرر کئے گئے تھے۔ جو سب رجسٹرار لاہور کے دفتر میں محفوظ ہے۔ نام ان کے حسب ذیل ہیں۔

۱۔ شیخ طاہر دین۔ یہ میرے کلارک ہیں جو تقریباً بیس سال سے میرے ساتھ ہیں۔ مجھ کو ان کے اخلاص پر کامل اعتماد ہے۔

۲۔ چودھری محمد حسین۔ ایم۔اے سپرنٹنڈنٹ پریس برانچ سول سیکٹریٹ لاہور۔ یہ بھی میرے قدیم دوست ہیں۔ اور نہایت مخلص مسلمان۔

۳۔ شیخ اعجاز احمد بی۔اے، ایل۔ایل۔ بی سب جج دہلی۔

۴۔ عبدالغنی مرحوم۔ عبدالغنی بے چارے کی بابت میں تم کو اطلاع دے چکا ہوں۔ اس کی جگہ خان صاحب میاں امیرالدین سب رجسٹرار لاہور کو مقرر کرنے کا ارادہ ہے۔ نمبر ۳۔ شیخ اعجاز احمد میرا بڑا بھتیجا ہے۔ نہایت صالح آدمی ہے مگر افسوس کہ دینی عقائد کی رُو سے قادیانی ہے۔ تم کو معلوم ہے کہ قادیانیوں کے عقیدے کے مطابق تمام مسلمان کافر ہیں۔ اس واسطے شرعاً یہ امر مشتبہ ہے کہ آیا ایسا عقیدہ رکھنے والا آدمی مسلمان بچوں کا GUARDIAN ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اس کے علاوہ وہ خود بہت عیال دار ہے۔ اور عام طور پر لاہور سے باہر رہتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کی جگہ تم کو GUARDIAN مقرر کروں۔ مجھے اُمید ہے کہ تمہیں اس پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ یہ درست ہے کہ تم لاہور سے بہت دور ہو۔ لیکن اگر کوئی معاملہ ایسا ہوا تو لاہور میں رہنے والے گارڈین تمہارے ساتھ خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ باقی خدا کے فضل سے خیریت ہے۔ لاہور کا درجۂ حرارت کسی قدر کم ہو گیا ہے۔ لیڈی مسعود سلام قبول کرے۔ نادرہ کے لئے دعا کرتا ہوں۔ اُمید ہے کہ تم کو اب نقرس سے آرام ہوگا۔ کہتے ہیں کہ آیوڈیکس اس کے لئے بہت مفید ہے۔ یہ ایک تو مرہم کی صورت میں ہوتی ہے دوسری سیال صورت میں۔ موخرالذکر کے استعمال میں سہولت ہے۔

والسلام

محمد اقبال

(بحوالہ "اقبال اور ممنون حسن" ص-۱۵- از ڈاکٹر اخلاق اثر)

علاوہ ازیں شیخ عطاء اللہ کے مرتب کردہ مجموعۂ مکاتیب "اقبال نامہ" کے ایک ہی ایڈیشن کے دو نسخوں کے درمیان اس قدر واضح فرق موجود ہے کہ یہ بات کھُل کر سامنے آتی ہے کہ شعوری کوشش کے تحت علامہ اقبال کے

اس خط کے مندرجات میں تحریف سے کام لیا گیا۔ جس کا مقصد شیخ اعجاز احمد کے عقائد کے بارے میں علامہ اقبال کے تاثرات کو چھپانا تھا۔ شیخ اعجاز احمد نے اپنی کتاب "مظلوم اقبال" میں چودھری محمد حسین پر یہ الزام دیا ہے کہ:

"گارڈین شپ میں ان کے حریف چودھری محمد حسین نے سیاست کرتے ہوئے علامہ محمد اقبال کی طرف سے ان کی صالحیت کے سرٹیفکیٹ کو دبانے کے لئے یہ تحریف کی"۔ حالانکہ چودھری محمد حسین نے شیخ اعجاز احمد کے بارے میں متعلقہ حصہ حذف کر کے ان کے قادیانی عقیدے کے لئے فائدہ مند ہونے کی بجائے اُلٹا نقصان دہ ہو سکتی تھی۔ بقول ڈاکٹر وحید عشرت: "چودھیر محمد حسین نے تو شیخ اعجاز سے سیاست نہیں کی بلکہ شیخ اعجاز احمد کی گارڈین شپ محفوظ کرنے کے لئے اقبال کے خط کی عبارت کو بدل دیا۔ اور شیخ اعجاز کے عقائد اور اُن کی گارڈین شپ سے محرومی کی وجہ کو چھپا دیا ہے اور انہیں خط سے نکال کر شیخ اعجاز احمد کی خدمت انجام دی۔ اس لئے شیخ اعجاز کو تو چودھری محمد حسین کا احسان مند ہونا چاہیئے۔ حالانکہ وہ اُلٹا گلہ کر رہے ہیں کہ چودھری صاحب نے شیخ اعجاز کی غیر متنازع شخصیت کو متنازع بنا دیا۔ اس کی وجہ بچوں کی گارڈین شپ میں شیخ اعجاز کو شریک رکھنا بھی مطلوب ہو سکتا ہے کہ خاندان اقبال کے اس فرد کو کسی نہ کسی طرح گارڈین شپ میں باقی رکھا جائے۔ تاہم نیک نیتی سے بھی کی گئی اس کتر بیونت کے اخلاقی جواز کی تفہیم نہیں ہوتی کہ جس چیز کو علامہ شرعاً مشتبہ سمجھتے تھے اس کو عبارت سے حذف کر کے مباح کرنے کی سعی کیوں کی گئی اور شیخ اعجاز کے لئے یہ نرم گوشہ کیوں پیدا کیا گیا۔

(اقبالیات" جولائی ۱۹۸۷ء)

فی الحقیقت علامہ اقبالؒ جن کے قادیانیوں کے متعلق افکار چھپے ڈھکے نہیں ہیں۔ اُن کی ذات کو متنازع بنانے کی یہ کوششیں دراصل قادیانیوں کی زیرزمین تخریبی کارروائیوں کا ایک حصہ ہے۔ جس کے لئے انہوں نے مختلف افراد کو استعمال کیا۔ حالانکہ علامہ محمد اقبالؒ نے ۱۹۳۱ء میں آل انڈیا کشمیر کمیٹی سے محض اس لئے استعفیٰ دے دیا تھا کہ قادیانی سربراہ مرزا بشیر الدین محمود کشمیر کمیٹی کے ذریعے قادیانیت کی تبلیغ کرنا چاہتے تھے۔ اور کشمیری مسلمانوں کے مسائل اُن کا مطمحِ نظر نہ تھے۔ قادیانی مسئلہ پر ہی علامہ اقبال کی پنڈت نہرو سے خط و کتابت ہوئی۔ جو "کلکتہ ریویو" میں اشاعت پذیر ہوئی۔ جو نفسِ مضمون کے اعتبار سے علامہ اقبالؒ کے عقیدۂ ختمِ نبوت پر غیر متزلزل ایمان کا منہ بولتا ثبوت بھی ہے۔ قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں کی خوفناکی کا اندازہ انہوں نے بہت پہلے کر لیا تھا اور اپنی غیرتِ ایمانی کا برملا اظہار کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ:

"ختمِ نبوت کے معنیٰ یہ ہیں کہ کوئی شخص بعدِ اسلام اگر یہ دعویٰ کرے کہ مجھے الہام وغیرہ ہوتا ہے اور میری جماعت میں داخل نہ ہونے والا کافر ہے تو وہ شخص کاذب ہے۔ اور واجبُ القتل! مسیلمہ کذاب کو اسی بناء پر قتل کیا گیا تھا۔ حالانکہ وہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا مصدق تھا۔ اور اسکی اذان میں حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق تھی۔ (انوار اقبال ص ۴۵۔ از بشیر احمد ڈار)

اپنے ان مستحکم عقائد کی بنیاد پر علامہ اقبال یہ کیسے گوارا کر سکتے تھے کہ اُن کا قادیانی العقیدہ بھتیجا اُن کی مسلمان اولاد کا سرپرست بن جائے۔ شیخ اعجاز احمد نے اپنی کتاب "مظلوم اقبال" میں اقبال کے بارے میں کہا ہے کہ وہ قادیانیوں کے بارے میں نرم گوشہ رکھتے تھے اور عمر کے آخری حصے میں وہ مجلسِ احرار کے رہنماؤں کی باتوں میں آ کر قادیانیت کے سخت خلاف ہو گئے تھے۔ حالانکہ ایسا شرمناک الزام حضرت علامہ اقبال کی شفاف شخصیت کو

دانغدار بنانے کے مترادف ہے۔ اور ان کے عقائد و افکار پر گھناؤنا حملہ ہے۔ جبکہ اقبال ختم نبوت کے عقیدے کو جان سے زیادہ عزیز گردانتے ہیں۔ اور اس عقیدہ کو اسلام کی اساس قرار دیتے ہیں۔ اور وہ زندگی کے کسی مرحلے میں بھی قادیانیت کے قریب نہیں رہے۔ رہی بات مجلس احرار کی تو یہ حقیقت کبھی مخفی نہیں رہی کہ حضرت علامہ محمد اقبالؒ اور مجلس احرار کے رہنماؤں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور چودھری افضل حق مرحوم کے آپس میں گہرے تعلقات تھے۔ اور علامہ مرحوم نے قادیانیت کے خلاف مجلس احرار کی تحریک کو مستحسن نظروں سے دیکھا اور ہمیشہ ان کی تائید کی۔ سیاسی راہیں اگرچہ جُدا ہوں لیکن وضعدار لوگ شخصی احترام اور انسانی اقدار کو ہمیشہ ملحوظ رکھتے ہیں۔ اور یہ حقیقت بھی عیاں ہے کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی سے استعفیٰ کے بعد علامہ مرحوم نے ہی حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ کے ایماء پر مجلس احرار کو "تحریک کشمیر" چلانے کا عندیہ دیا تھا۔ اس تحریک میں پچاس ہزار سے زائد احرار رضاکاروں نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کی تھیں۔ علامہ اقبالؒ ہمیشہ حق پرست علماء و مشائخ کے قریب رہے۔ اور بعض علمی مسائل و اشکالات میں اُن سے مستفید ہوتے رہے۔ علامہ مرحوم نے قادیانیوں کی مخالفت عقیدۂ ختم نبوت پر کامل یقین واعتماد کی بنیاد پر کی تھی نہ کہ اس میں کسی ذاتی رنجش کو عمل دخل تھا۔ جو شخص یا جماعت علامہ کی قادیانیت دشمنی کو ذاتی اختلافات کا نتیجہ بناتی ہے وہ خود درحقیقت اقبال دشمنی کا شکار ہیں۔ علاوہ ازیں علامہ اقبال کے قادیانیوں کے بارے میں صریح و مضبوط مؤقف کو چھپانے سے خود علامہ مرحوم کی ذات پر حرف آنے کا اندیشہ ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اقبالیات کے ماہرین قادیانیوں اور اُن کے کار پردازوں پر کڑی نظر رکھیں۔ اور مکاتیب اقبال کا ازسر نو جائزہ لیں اور ان کے خطوط کے مکمل عکس چھاپیں تاکہ اُن میں ہونے والی بددیانتیوں اور تحریفات کو آشکارا کیا جاسکے۔ اقبال اکادمی اس اہم قومی معاملے پر ضرور توجہ کرے۔ اسی کے ساتھ م۔ ش صاحب سے بھی گذارش کروں گا کہ وہ بھی روایات تحریر کرتے وقت احتیاط اور چھان پھٹک سے کام لیں اور محض اپنے حافظے و یادداشت پر انحصار کرنے کی بجائے تحقیق سے مدد لیں اور کتب و جرائد سے اپنی تحریر کو باحوالہ بنائیں۔ تاکہ مستند تاریخی روایات کا ذخیرہ مرتب ہوسکے۔ اور اصل حالات و واقعات قوم تک منتقل ہوسکیں۔ آپ کے قادیانیوں سے تعلقات اپنی جگہ لیکن للہ علامہ اقبال کا نام لے کر خرافات کے ملغوبے سے اقبال کے افکار اور عقائد کو پامال نہ کریں۔ کیا یہ بات اپنی جگہ درست نہیں ہے کہ آپ قیام پاکستان سے قبل قادیانی تنظیم انٹر کالجیٹ مسلم برادر ہڈ کے صدر نہیں رہے۔ کیا یہ بھی غلط ہے کہ ربوہ میں قادیانی سربراہوں سے آپ کی ملاقاتیں بالتزام ہوتی رہیں۔ کیا اس حقیقت کا انکشاف بھی بے موقع نہ ہوگا کہ لاہوری قادیانیوں کا ترجمان ہفت روزہ "لاہور" آپ ہی کے پریس پاکستان پرنٹنگ ورکس میں چھپتا ہے۔ اس سب کچھ کے باوجود آپ کو مفکر پاکستان علامہ محمد اقبال کا محافظ اور ترجمان وخدمت گار سمجھا جائے کیا اسی اقبال کا! جنہوں نے اپنے خطبات میں فرمایا تھا کہ: "قادیانی اسلام اور وطن دونوں کے غدار ہیں[1]"۔ "قادیانیت یہودیت کی طرف رجوع ہے[2]"۔

اور آپ ابھی تک انہیں غداروں کو سینے سے لگائے ہوئے ہیں۔ ایں چہ بوالعجبی است

والسلام

محمد عمر فاروق

(تلہ گنگ۔ ضلع چکوال)

۱۔ پنڈت نہرو کے نام خط ۲۱ جون ۱۹۳۶ء

۲۔ حرف اقبال صفحہ ۱۱۵